اوّل ایڈیشن: جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/ جنوری 2021

سلسلہ اِصلاحِ اَغلاط کے تحت تحریر کیے جانے والے سلام کے احکام کا مجموعہ

بابُ السّلام: سلام کے احکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق وکرم نوازی اور حضرات والدین، بزرگانِ دین، اساتذہ کرام اور احباب کی دعاؤں سے سلسلہ اصلاحِ اَغلاط کے اب تک 473 سلسلے تحریر کیے جاچکے ہیں، اس سلسلہ کے تحت سلام کے مختلف احکام سے متعلق بھی چند سلسلے لکھے جاچکے ہیں، اب ارادہ ہوا کہ سلام کے احکام سے متعلق اب تک تحریر کیے جانے والے ان سلسلوں کو یکجا شائع کیا جائے تاکہ استفادہ میں سہولت رہے۔ اس لیے سات قسطوں پر مشتمل یہ مجموعہ تصحیح ونظرثانی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔ البتہ اس حوالے سے یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ چوں کہ سلسلہ اصلاحِ اغلاط جاری ہے الحمدللہ، اس لیے آئندہ کے سلسلوں میں اگر سلام کے احکام سے متعلق مزید بھی سلسلے تحریر کرنے کی نوبت آئی تو انھیں اگلی ایڈیشن میں شامل کردیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

16 جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/ یکم جنوری 2021

03362579499

اجمالی فہرست

- سَلام کے مسنون اَلفاظ اور ہماری کوتاہیاں -------------------------4
- تحریری طور پر بھیجے گئے سلام کے جواب کا حکم -------------------------10
- سلام پہنچانے والے کو جواب دینے کا طریقہ -------------------------14
- گویائی اور سماعت سے محروم شخص سے متعلق سلام کے احکام -------------------------18
- خالی مکان میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم -------------------------21
- مسجد میں داخل ہو کر سلام کرنے کا حکم -------------------------26
- نماز کے سلام میں نیّت کرنے کا تفصیلی حکم -------------------------30

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 27:

سَلام

کے مسنون اَلفاظ اور ہماری کوتاہیاں

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

سلام کے الفاظ کی ادائیگی اور لکھنے میں ہماری غفلت:

سلام کرنا عظیم الشان سنّت ہے، احادیثِ مبارکہ میں سلام کرنے اور سلام کو عام کرنے کی بڑی فضیلت اور تاکید آئی ہے۔ البتہ اس سنت پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہی الفاظ استعمال کیے جائیں جو کہ سنّت سے ثابت یا سنت کی رو سے درست ہیں، لیکن افسوس ناک صورتحال یہ ہے کہ سلام کے الفاظ کی ادائیگی خصوصًا لکھنے کے معاملے میں بہت سے لوگ بڑی ہی غفلت اور کوتاہی کرتے ہیں اور انھیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم کیا غلطی کر رہے ہوتے ہیں!! عوام میں رائج سلام کے غلط الفاظ ملاحظہ کیجیے:

- اسلام علیکم۔
- اسلام و علیکم۔
- السلام و علیکم۔
- و علیکم اسلام۔

اس طرح کی غلطیاں بڑی کثرت سے کی جا رہی ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے۔

سلام اور اس کے جواب کے درست الفاظ:

- سلام کے درست الفاظ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.
- سلام کے جواب کے درست الفاظ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

سلام کے الفاظ کی فضیلت:

سلام کرتے وقت صرف ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ‘‘ کہنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے ساتھ ’’وَرَحْمَةُ اللهِ‘‘ ملا کر سلام کرنے پر بیس نیکیاں، جبکہ مزید اس کے ساتھ ’’وَبَرَكَاتُهٗ‘‘ ملانے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں، اس لیے بہتر یہی ہے کہ پورا سلام یوں کیا جائے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اور جواب دینے میں بھی افضل یہی ہے کہ پورا جواب یوں دیا جائے: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ. (رد المحتار، تکملہ فتح الملہم)

- سنن ابی داود میں ہے:

٥١٩٧- عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُونَ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: «ثَلَاثُونَ». (باب كَيْفَ السَّلَامُ)

سلام کے الفاظ میں اضافہ کرنے کا حکم:

سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ سلام کے جو الفاظ جس طریقے سے ثابت ہیں اسی پر عمل کرنا چاہیے، اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ سلام اور اس کے جواب کے الفاظ ''وَبَرَكَاتُهٗ'' تک ہیں، اس کے آگے مزید الفاظ کا اضافہ کرنا سنت نہیں ہے۔

1۔ چنانچہ ''موطأ امام محمد'' میں روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سلام کی انتہا ''وَبَرَكَاتُهٗ'' تک ہے۔

اس روایت کے بعد امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہی ہمارا مذہب ہے کہ جب کوئی شخص ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' تک کہہ دے تو اسی پر اکتفا کرے، (اس کے بعد مزید الفاظ کا اضافہ نہ کرے) کیوں کہ سنت کی پیروی افضل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت شُعَب الاِیمان میں بھی مروی ہے۔

2۔ ''شُعَب الاِیمان للبیہقی''، میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت ہے کہ سلام کے الفاظ ''وَبَرَكَاتُهٗ'' تک ہیں۔ یہ روایات تحریر کے آخر میں موجود ہیں۔

3۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تفسیر معارف القرآن میں سورۃ النساء آیت نمبر 86 کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''قرآن مجید کی جو آیت اوپر ذکر کی گئی ہے اس میں ارشاد یہ ہے کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس کا جواب اس سے بہتر الفاظ میں دو، یا کم از کم ویسے ہی الفاظ کہہ دو، اس کی تشریح رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل

سے اس طرح فرمائی کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور کہا: السلام علیک یارسول اللہ" آپ نے جواب میں ایک کلمہ بڑھا کر فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ"۔ پھر ایک صاحب آئے اور انہوں نے سلام میں یہ الفاظ کہے: السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ"، آپ نے جواب میں ایک اور کلمہ بڑھا کر فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ پھر ایک صاحب آئے انہوں نے اپنے سلام ہی میں تینوں کلمے بڑھا کر کہا: السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، آپ نے جواب میں صرف ایک کلمہ "وعلیک" ارشاد فرمایا، ان کے دل میں شکایت پیدا ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، پہلے جو حضرات آئے آپ نے ان کے جواب میں کئی کلمات دعا کے ارشاد فرمائے اور میں نے ان سب الفاظ سے سلام کیا تو آپ نے "وعلیک" پر اکتفا فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ہمارے لیے کوئی کلمہ چھوڑا ہی نہیں کہ ہم جواب میں اضافہ کرتے، تم نے سارے کلمات اپنے سلام ہی میں جمع کر دیے، اس لیے ہم نے قرآنی تعلیم کے مطابق تمہارے سلام کا جواب بالمثل دینے پر اکتفا کر لیا۔ اس روایت کو ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مختلف اَسانید کے ساتھ نقل کیا ہے۔

[آگے فرماتے ہیں کہ: اس حدیث سے] دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ یہ کلمات کی زیادتی صرف تین کلمات تک مسنون ہے، اس سے زیادہ کرنا مسنون نہیں، اور حکمت اس کی ظاہر ہے کہ سلام کا موقع مختصر کلام کرنے کا مقتضی ہے، اس میں اتنی زیادتی مناسب نہیں ہے جو کسی کام میں مُخِلّ یا سننے والے پر بھاری ہو جائے، اسی لیے جب ایک صاحب نے اپنے ابتدائی سلام ہی میں تینوں کلمے جمع کر دیے تو رسول اللہ ﷺ نے آگے اور زیادتی سے احتراز فرمایا۔ اس کی مزید توضیح حضرت عبداللہ بن عباس نے اس طرح فرمائی کہ مذکورہ تینوں سے زیادہ کرنے والے کو یہ کہہ کر روک دیا کہ: إِنَّ السَّلَامَ قَدِ انْتَهٰى إِلَى الْبَرَكَةِ. (مظہری عن البغوی) یعنی "سلام لفظِ برکت پر ختم ہو جاتا ہے۔" اس سے زیادہ کرنا مسنون نہیں ہے۔ (ومثلہ عن ابن کثیر)"

(معارف القرآن: 2/503،504)

روایات اور فقہی عبارات

- **موطأ امام محمد میں ہے:**

٩١٣- أخبرنا مَالِكٌ: أخبرنا أبو نعيم وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يماني فقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذلِكَ أَيْضًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما مَنْ هذَا؟ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، قَالُوا: هذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي يَغْشَاكَ، فَعَرَّفُوهُ إِيَّاهُ حتى عرفه، قال ابن عباس: إِنَّ السَّلَامَ انْتَهَى إِلَى الْبَرَكَةِ.

قال محمد: وبهذا نأخذ، إذا قال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فليكفف؛ فإن اتباع السنة أفضل.

- **شعب الایمان للبیہقی میں ہے:**

٨٤٨٨- أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ فَجَاءَهُ سَائِلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، وَعَدَدٌ مِنْ ذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا السَّلَامُ؟ وَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَلِيٌّ: يَا أَبَتَاهُ إِنَّهُ سَائِلٌ مِنَ السُّؤَّالِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ حَدَّ السَّلَامَ حَدًّا، وَنَهَى عَمَّا وَرَاءَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى: «رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» ثُمَّ انْتَهَى.

٨٤٨٩- وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مُنْتَهًى، وَإِنَّ مُنْتَهَى السَّلَامِ: وَبَرَكَاتُهُ.

٨٤٩٠- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَانْتَهَرَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: حَسْبُكَ إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى «وَبَرَكَاتُهُ» إِلَى مَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

- **فتاویٰ ہندیہ میں ہے:**

يَنْبَغِي لِمَنْ يُسَلِّمُ على أَحَدٍ أَنْ يُسَلِّمَ بِلَفْظِ الْجَمَاعَةِ وَكَذَلِكَ الْجَوَابُ، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ»، وَالْأَفْضَلُ لَلْمُسَلِّمِ أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَالْمُجِيبُ كَذَلِكَ يَرُدُّ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ على الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ، قال ابن عَبَّاسٍ رضي اللهُ عنهما: لِكُلِّ شَيْءٍ مُنْتَهَى، وَمُنْتَهَى السَّلَامِ الْبَرَكَاتُ، كَذَا في «الْمُحِيطِ». وَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ في قَوْلِهِ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ، وَإِنْ حَذَفَ وَاوَ الْعَطْفِ فقال: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ أَجْزَأَهُ، وَلَوْ قال الْمُبْتَدِئُ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أو قال: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَلِلْمُجِيبِ أَنْ يَقُولَ في الصُّورَتَيْنِ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، وَلَهُ أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَلَكِنَّ الْأَلِفَ وَاللَّامَ أَوْلَى، كَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّةِ».

(كِتَابُ الْكَرَاهِيَةِ: الْبَابُ السَّابِعُ في السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

- **ردالمحتار میں ہے:**

(قَوْلُهُ: بِلَفْظِ الْجَمَاعَةِ)؛ لِأَنَّ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ فَكُلُّ وَاحِدٍ كَأَنَّهُ ثَلَاثَةٌ، «تَتَارْخَانِيَّةٌ». (قَوْلُهُ: وَلَا يَزِيدُ الرَّادُّ عَلَى وَبَرَكَاتُهُ) قَالَ فِي «التَّتَارْخَانِيَّة»: وَالْأَفْضَلُ لِلْمُسَلِّمِ أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَالْمُجِيبُ كَذَلِكَ يَرُدُّ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ عَلَى الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ اهـ. وَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي «وَعَلَيْكُمْ»، وَإِنْ حَذَفَهَا أَجْزَأَهُ، وَإِنْ قَالَ الْمُبْتَدِئُ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَلِلْمُجِيبِ أَنْ يَقُولَ فِي الصُّورَتَيْنِ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَلَكِنَّ الْأَلَفَ وَاللَّامَ أَوْلَى اهـ. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

13 صفر المظفر 1441ھ/13 اکتوبر 2019

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 136:

تحریری طور پر بھیجے گئے سلام کے جواب کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحریری طور پر بھیجے گئے سلام کے جواب کا حکم:

یہ بات تو تقریباً ہر مسلمان کے علم میں ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، کسی عذر کے بغیر جواب نہ دینا گناہ ہے۔ اسی سے یہ مسئلہ بھی سمجھیے کہ خط، واٹس اپ، فیس بک، ٹویٹر، ایس ایم ایس، ای میل یا دیگر ذرائع اِبلاغ کے ذریعے تحریری طور پر بھیجے گئے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے، البتہ تحریری طور پر جواب دینا واجب نہیں، بلکہ چاہے تو تحریری طور پر جواب بھیج دیا جائے، یا کم از کم زبان ہی سے جواب کے کلمات کہہ دیے جائیں تو بھی کافی ہے۔ (تکملۃ فتح الملہم، احسن الفتاویٰ)

اس سے اُن لوگوں کی غلطی معلوم ہو جاتی ہے جو نہ تو سلام کا جواب زبان سے دیتے ہیں اور نہ ہی لکھ کر بھیجتے ہیں، اس لیے اگر لکھ کر جواب دینے کا موقع نہیں تو کم از کم زبان ہی سے جواب دے دیا جائے تاکہ گناہ سے بچا جا سکے۔

- اصلاحی خطبات:

استاد محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں:

”تحریری سلام کا جواب واجب ہے:

اگر کسی کے پاس کسی شخص کا خط آئے اور اس خط میں ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ لکھا ہو تو اس کے بارے میں بعض علماء نے فرمایا کہ اُس سلام کا تحریری جواب دینا چوں کہ واجب ہے اِس لیے خط کا جواب دینا بھی واجب ہے، اگر خط کے ذریعہ اس کے سلام کا جواب اور اُس کے خط کا جواب نہیں دیں گے تو ایسا ہو گا کہ جیسے کوئی شخص آپ کو سلام کرے اور آپ جواب نہ دیں، لیکن بعض دوسرے علماء نے فرمایا کہ اُس خط کا جواب دینا واجب نہیں ہے، اِس لیے کہ خط کا جواب دینے میں پیسے خرچ ہوتے ہیں اور کسی انسان کے حالات بعض اوقات اس کے متحمل نہیں ہوتے کہ وہ پیسے خرچ کرے، اِس لیے اس خط کا جواب دینا واجب تو نہیں ہے لیکن مستحب ضرور ہے، البتہ جس وقت خط کے اندر سلام

کے الفاظ پڑھے اُس وقت زبان سے اُس سلام کا جواب دینا واجب ہے، اور اگر خط پڑھتے وقت بھی زبان سے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ خط میں جواب دیا تو اِس صورت میں ترکِ واجب کا گناہ ہوگا، اِس میں ہم سے کتنی کوتاہی ہوتی ہے کہ خط آتے ہیں اور پڑھ کر اُس کو ویسے ہی ڈال دیتے ہیں، نہ زبانی جواب دیتے ہیں، نہ تحریری جواب دیتے ہیں اور مفت میں ترکِ واجب کا گناہ اپنے نامہ اعمال میں لکھوالیتے ہیں، یہ سب ناواقفیت کی وجہ سے کرلیتے ہیں، اِس لیے جب بھی خط آئے تو فورًا زبانی سلام کا جواب دے دینا چاہیے۔“ (اصلاحی خطبات:6/ 190)

- احسن الفتاویٰ:

”زبانی یا بذریعہ خط جواب دینا واجب ہے، بہتر ہے کہ فورًا زبان سے جواب دے دیا جائے، کیوں کہ ممکن ہے خط کے جواب کا موقع نہ ملے تو واجب فوت ہونے کا گناہ ہوگا۔ خط کا جواب دینے کا ارادہ نہ ہو یا خط قابلِ جواب نہ ہو تو فورًا زبان سے جواب دینا واجب ہے۔“ (احسن الفتاویٰ:8/ 137)

فقہی عبارات

- تكملة فتح الملهم لشيخ الإسلام المفتي تقي العثماني حفظه الله:

وقال العبد الضعيف عفا الله عنه: وقد رأيت في بعض كتب شيخ مشايخنا الإمام محمد أشرف علی التهانوي رحمه الله تعالى أن رد السلام واجب، وإسماعه مستحب. وفيه سعة لمن يشكل عليه الإسماع، ولكني لم أجده في كتب الفقهاء القدامى. ثم قال النووي رحمه الله: ويشترط كون الرد على الفور. ولو أتاه سلام من غائب مع رسول أو في ورقة وجب الرد على الفور. وقد جمعت في «كتاب الأذكار» نحو كراستين في الفوائد المتعلقة بالسلام.

ومن هنا قال بعض العلماء: إن جواب الرسالة البريدية واجب؛ لأنها مشتملة على السلام. وفيه نظر؛ لأن واجب رد السلام يمكن أن ينادي باللسان عند قراءة الرسالة. فأما إبلاغه إلى المرسل فليس بواجب كما نقلت عن الشيخ التهانوي رحمه الله. وحينئذ لا يجب

جواب الرسالة البريدية، ولا سيما إذا كان يحتاج إلى بذل مال، والله أعلم.

(باب من حق المسلم على المسلم رد السلام، ٤/ ٢١٢، دار إحياء التراث العربي بيروت)

- الدر المختار:

وَيَجِبُ رَدُّ جَوَابِ كِتَابِ التَّحِيَّةِ كَرَدِّ السَّلَامِ.

- رد المحتار:

(قَوْلُهُ: وَيَجِبُ رَدُّ جَوَابِ كِتَابِ التَّحِيَّةِ)؛ لِأَنَّ الْكِتَابَ مِن الْغَائِبِ بِمَنْزِلَةِ الْخِطَابِ مِن الْحَاضِرِ «مُجْتَبى»، وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُونَ ط. أَقُولُ: الْمُتَبَادَرُ مِنْ هَذَا أَنَّ الْمُرَادَ رَدُّ سَلَامِ الْكِتَابِ لَا رَدُّ الْكِتَابُ، لَكِنْ فِي «الْجَامِعِ الصَّغِيرِ» لِلسُّيُوطِيِّ: رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ حَقٌّ كَرَدِّ السَّلَامِ. قَالَ شَارِحُهُ الْمُنَاوِيُّ: أَيْ إذَا كَتَبَ لَك رَجُلٌ بِالسَّلَامِ فِي كِتَابٍ وَوَصَلَ إلَيْك وَجَبَ عَلَيْك الرَّدُّ بِاللَّفْظِ أَوْ بِالْمُرَاسَلَةِ، وَبِهِ صَرَّحَ جَمْعٌ شَافِعِيَّةٍ، وَهُوَ مَذْهَبُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَلَوْ أَتَاهُ شَخْصٌ بِسَلَامٍ مِنْ شَخْصٍ أَيْ فِي وَرَقَةٍ وَجَبَ الرَّدُّ فَوْرًا. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

4 جُمادَی الثانیہ 1441ھ/30 جنوری 2020

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 337:

سلام پہنچانے والے کو جواب دینے کا طریقہ

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

سلام پہنچانے والے کو جواب دینے کا طریقہ:

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو اس کا جواب دینا بھی واجب ہے، ایسی صورت میں جواب دیتے وقت سلام بھجوانے والے کے ساتھ ساتھ سلام پہنچانے والے کا بھی ذکر کرنا چاہیے، جیسے:

- وَعَلَيْکَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.
- وَعَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.
- وَعَلَيْهِمْ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.
- وَعَلَيْهِ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

(فتاویٰ محمودیہ، اسلام اور ہماری زندگی جلد: 7 از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم ودیگر کتب)

ذیل میں اس حوالے سے روایات ذکر کی جاتی ہیں:

- مسند احمد میں ہے:

٢٤٨٥٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا نَرَى يَا رَسُولَ اللهِ.

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٥٥- فِي الرّجلِ يبلِّغ الرّجل السّلام ما يقول له؟

٢٦٢٠٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، فَأَتَيْته فَقُلْت: إِنَّ أَبِي يُقْرِئُك السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْك وَعَلَى أَبِيك السَّلَامُ.

٢٦٢٠٨- عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْك السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

٢٦٢٠٩- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قِيلَ لَهُ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُك السَّلَامَ، قَالَ: وَعَلَيْك وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

- **صحیح بخاری میں ہے:**

٣٢١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: **وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ**، تَرَى مَا لَا أَرَى، تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ.

- **سنن ابی داود میں ہے:**

٥٢٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّى قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: «**عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ**».

- **مرقاۃ المفاتیح میں ہے:**

٤٦٥٥- (وَعَنْ غَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَيِ: ابْنِ أَبِي غَيْلَانَ، وَهُوَ ابْنُ خَطَّابٍ الْقَطَّانُ الْبَصْرِيُّ، رَوَى عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعَنْهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، ذَكَرَهُ الْمُؤَلِّفُ فِي فَصْلِ التَّابِعِينَ. (قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ) أَيْ: نَحْنُ جَالِسُونَ، وَاللَّامُ لِلتَّأْكِيدِ (بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ) أَيْ: مُنْتَظِرُونَ خُرُوجَهُ أَوْ مُصْطَحِبُونَ مَعَهُ وَهُوَ الْأَظْهَرُ (إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ) أَيِ: الْجَدُّ (بَعَثَنِي أَبِي: إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ائْتِهِ): أَمْرٌ مِنْ «أَتَى يَأْتِي»، (فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ)، وَفِي نُسْخَةٍ: فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ (قَالَ) أَيِ: الْجَدُّ (فَأَتَيْتُهُ) أَيِ: النَّبِيَّ ﷺ (فَقُلْتُ: أَبِي يُقْرِئُكَ) وَفِي نُسْخَةٍ: يَقْرَؤُكَ (السَّلَامَ، فَقَالَ: **عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)، وَفِي الْحِصْنِ: «وَإِذَا بُلِّغَ سَلَامًا فَلْيَقُلْ: **وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ**»، رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مَرْفُوعًا، أَوْ: **وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ**. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا. (باب السلام)

- **ردالمحتار میں ہے:**

ثُمَّ رَأَيْت فِي «شَرْحِ الْمُنَاوِيِّ» عَنِ ابْنِ حَجَرٍ: التَّحْقِيقُ أَنَّ الرَّسُولَ إِنِ الْتَزَمَهُ أَشْبَهَ الْأَمَانَةَ وَإِلَّا فَوَدِيعَةٌ اهـ .... وَقَالَ أَيْضًا: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَرُدَّ عَلَى الْمُبَلِّغِ أَيْضًا فَيَقُولَ: **وَعَلَيْك وَعَلَيْهِ السَّلَامُ**

اھ. وَمِثْلُهُ فِي «شَرْحِ تُحْفَةِ الْأَقْرَانِ» لِلْمُصَنِّفِ، وَزَادَ: وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ: يَجِبُ اھ. لَكِنْ قَالَ فِي «التَّتَارْخَانِيَّة» ذَكَرَ مُحَمَّدٌ حَدِيثًا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَنْ بَلَّغَ إنْسَانًا سَلَامًا عَنْ غَائِبٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ الْجَوَابَ عَلَى الْمُبَلِّغِ أَوَّلًا ثُمَّ عَلَى ذَلِكَ الْغَائِبِ اھ. وَظَاهِرُهُ الْوُجُوبُ، تَأَمَّلْ.

(كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

27 ذوالحجہ 1441ھ/18 اگست 2020

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 140:

گویائی اور سماعت سے محروم شخص سے متعلق سلام کے احکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

گویائی اور سماعت سے محروم شخص سے متعلق سلام کے احکام:

1۔ گویائی سے محروم شخص کسی کو اشارے سے سلام کرے تو دوسرے کے ذمّے اس کا جواب دینا واجب ہے۔

2۔ کوئی شخص گویائی سے محروم شخص کو سلام کرے تو اس کے ذمّے بھی اشارے سے جواب دینا واجب ہے۔

3۔ کوئی شخص سماعت سے محروم شخص کو سلام کرنا چاہے تو زبانی طور پر سلام کے ساتھ ساتھ اشارہ بھی کرے تاکہ اس کو سلام کرنے کا علم ہو سکے، کیوں کہ اشارہ نہ کرنے کی صورت میں اس سماعت سے محروم شخص کو سلام کا علم نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے اس کے ذمّے جواب دینا بھی واجب نہیں ہوتا۔

4۔ سماعت سے محروم شخص کسی کو سلام کرے تو دوسروں کے ذمّے اس کا جواب دینا واجب ہے، ایسی صورت میں زبانی جواب دینے کے ساتھ ساتھ اشارہ بھی کرے تاکہ اس کو جواب دینا معلوم ہو سکے۔

فقہی عبارات

- الموسوعة الفقهية الكويتية:

أَمَّا الأَصَمُّ وَمَنْ فِي حُكْمِهِ وَغَيْرُ الْمَقْدُورِ عَلَى إِسْمَاعِهِ كَالْبَعِيدِ فَالإِشَارَةُ مَشْرُوعَةٌ فِي حَقِّهِ وَقَال بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَصَمَّ لَا يَسْمَعُ يَنْبَغِي أَنْ يَتَلَفَّظَ بِالسَّلامِ؛ لِقُدْرَتِهِ عَلَيْهِ، وَيُشِيرُ بِالْيَد. وَيَسْقُطُ فَرْضُ الرَّدِّ مِنَ الْأَخْرَسِ بِالإِشَارَةِ؛ لِأَنَّهُ مَقْدُورُهُ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِ بِالْإِشَارَةِ وَالتَّلَفُّظِ مَعًا. وَانْظُرْ مُصْطَلَحَ: «سَلَام». كَمَا أَنَّ عَامَّةَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ أَنَّ الرَّدَّ عَلَى مَنْ حَيَّا بِغَيْرِ السَّلَامِ غَيْرُ وَاجِبٍ، سَوَاءٌ أَكَانَتْ تَحِيَّتُهُ بِلَفْظٍ، أَمْ بِإِشَارَةٍ بِالْإِصْبَعِ، أَوِ الْكَفِّ أَوِ الرَّأْسِ، إِلَّا إِشَارَةَ الْأَخْرَسِ أَوِ الْأَصَمِّ فَيَجِبُ الرَّدُّ بِالْإِشَارَةِ مَعَ اللَّفْظِ؛ لِيَحْصُل بِهِ الإِفْهَامُ؛ لِأَنَّ إِشَارَتَهُ قَائِمَةٌ مَقَامَ الْعِبَارَةِ. (التَّسْلِيمُ بِالإِشَارَةِ)

- عمدة القاري:

ولو كان السلام على أصم فينبغي الإشارة مع التلفظ ليحصل الإفهام، وإلا فلا يستحق جوابا، وكذا إذا سلم عليه الأصم وأراد الرد عليه فيتلفظ باللسان ويشير بالجواب، ولو سلم على

الأخرس فأشار الأخرس باليد سقط عنه الفرض، وكذا لو سلم عليه أخرس بالإشارة استحق الجواب. (باب بدء السلام)

- الأذكار للنووي:

فصل: قال المتولي: إذا سلم على أصمّ لا يسمع فينبغي أن يتلفظ بلفظ السلام؛ لقدرته عليه، ويشير باليد حتى يحصل الإِفهام، ويستحقّ الجواب، فلو لم يجمع بينهما لا يستحقّ الجواب. قال: وكذا لو سلّم عليه أصمّ وأراد الرد فيتلفظ باللسان ويشير بالجواب ليحصل به الإِفهام ويسقط عنه فرض الجواب. قال: ولو سلّم على أخرس فأشار الأخرس باليد سقط عنه الفرض؛ لأن إشارته قائمة مقام العبارة، وكذا لو سلَّم عليه أخرسُ بالإِشارة يستحقّ الجواب كما ذكرنا. (بابُ حُكْمِ السَّلَام)

فائدہ:

تبلیغی جماعت کراچی میں سماعت اور گویائی سے محروم بھائیوں سے متعلق قائم حلقے کے ذمہ دار حضرات کی فرمائش پر بندہ نے سماعت اور گویائی سے محروم بھائیوں کے لیے ”**اَحْکَامُ الْاَخْرَسِ وَالْاَصَمّ**“ کے نام سے ان کے احکام پر مشتمل ایک کتاب بھی تحریر کی ہے جو کہ حتمی مراحل سے گزر رہی ہے، اللہ تعالیٰ جلد تکمیل کی توفیق اور قبولیت عطا فرمائے۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

8 جُمادَی الثانیہ 1441ھ/3 فروری 2020

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 351:

خالی مکان میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

دینِ اسلام میں سلام کرنے کی بڑی اہمیت، فضیلت اور تاکید بیان کی گئی ہے، اس لیے اس کا بھرپور اہتمام ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ دین نہ سیکھنے کی وجہ سے دیگر بہت سے احکام کی طرح سلام کے بھی بعض گوشے ہم سے پوشیدہ رہ جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہم ان پر عمل نہیں کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دینی احکام سیکھنے کی کوشش کریں تاکہ مکمل طور پر دین پر عمل کرنا ممکن ہوسکے۔ اسی تناظر میں ذیل میں سلام سے متعلق ایک اہم مسئلہ ذکر کیا جاتا ہے۔

خالی مکان میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم:

جو شخص ایسے مکان، مسجد یا کسی اور جگہ داخل ہو جہاں کوئی بھی آدمی نہ ہو تو بہتر اور مستحب یہ ہے کہ وہاں یوں سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ: سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔

فائدہ:

مذکورہ صورت میں سلام کرنے کے متعدد فوائد حاصل ہو جاتے ہیں، جیسے:

- ایک مستحب عمل کا اجر وثواب مل جاتا ہے۔
- سلام کی اہمیت اور اہتمام دل میں اُجاگر ہو جاتا ہے۔
- اپنے لیے سلامتی کی دعا نصیب ہو جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سلامتی کی دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔
- وہاں موجود فرشتوں اور نیک جِنّات کو سلام کرنے اور سلامتی کی دعا دینے کی توفیق ہو جاتی ہے۔
- فرشتوں اور نیک جِنّات کی جانب سے سلام کا جواب دینے کی صورت میں ان کی دعا نصیب ہو جاتی ہے۔

مذکورہ تفصیل سے اس مسئلے پر عمل کرنے کی اہمیت اور افادیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے!

روایات اور فقہی عبارات

- **مصنف ابن ابی شیبہ:**

٨٠- فِي الرّجلِ يدخل البيت ليس فِيهِ أحدٌ:

٢٦٣٥٢- حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إذَا دَخَلْت بَيْتًا لَيْس فِيهِ أَحَدٌ فَقُل: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

٢٦٣٥٣- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، قَالَ: يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

٢٦٣٥٤- حَدَّثَنَا أَبو الأَحوص عَن مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: قُل: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

٢٦٣٥٦- حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

- **فیض القدیر:**

١٢٣١- (أفشوا السلام): أظهروه، ودخل في عموم إفشائه من دخل مكانا ليس فيه أحد؛ لقوله تعالى: «فإذا دخلتم بيوتا فسلموا على أنفسكم»، ذكره ابن حجر، وفي «الأدب» بسند حسن عن ابن عمر: يستحب إذا لم يكن بالبيت أحد أن يقول: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين.

- **مرقاۃ المفاتیح:**

٧٢٧- (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (ثَلَاثَةٌ) أَيْ: أَشْخَاصٍ (كُلُّهُمْ) أَيْ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، وَالْأَفْرَادُ بِاعْتِبَارِ لَفْظِ الْكُلِّ (ضَامِنٌ) أَيْ: ذُو ضَمَانٍ، أَيْ: حِفْظٍ وَرِعَايَةٍ (عَلَى اللهِ) .... (وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ) أَيْ: مُسَلِّمًا عَلَى أَهْلِهِ، وَقِيلَ: دَخَلَ بَيْتَهُ لِلسَّلَامَةِ، وَكُلُّ مَعْنَاهُ: سَالِمًا مِنَ الْفِتَنِ، أَيْ: طَالِبًا لِلسَّلَامَةِ مِنْهَا ..... (فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ) قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: أَيْ يُعْطِيهِ

الْبَرَكَةَ وَالثَّوَابَ الْكَثِيرَ؛ لِمَا رُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِأَنَسٍ: «إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ» اهـ. أَوْ يُسَلِّمُ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ أَحَدٌ؛ إِذِ السُّنَّةُ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتًا خَالِيًا أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، وَلَعَلَّ السِّرَّ أَنَّهُ لَا يَخْلُو مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَعْضِ الْجِنِّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (باب المساجد ومواضع الصلاة)

٤٦٥١ - (وَعَنْ قَتَادَةَ) .... (قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِه) قَالَ شَارِحٌ مِنْ عُلَمَائِنَا: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، وَلَعَلَّ مَأْخَذَهُ ظَاهِرُ قَوْلِهِ تَعَالَى: «فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً» [النور: ٦١]. (باب السلام)

- **فتاویٰ ہندیہ:**

إِذَا دخل الرَّجُلُ في بَيْتِهِ يُسَلِّمُ على أَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنْ لم يَكُنْ في الْبَيْتِ أَحَدٌ يقول: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، كَذَا في «الْمُحِيطِ»، وَيُسَلِّمُ في كل دَخْلَةٍ، كَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّة» نَقْلًا عن «الصَّيْرَفِيَّةِ». (كِتَابُ الْكَرَاهِيَةِ: الْبَابُ السَّابِعُ في السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

- **المحيط البرہانی:**

وإذا دخل الرجل بيته يسلم على أهل بيته، وإن لم يكن في البيت أحد يقول: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، رواه سعيد عن قتادة.

(كتاب الاستحسان والكراهية: الفصل الثامن في السلام وتشميت العاطس)

- **ردالمحتار:**

وَإِنْ دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَام. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

- **الدرالمختار:**

وَلَوْ دَخَلَ وَلَمْ يَرَ أَحَدًا يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

- **ردالمحتار:**

(قَوْلُهُ: وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ) فَيَكُونُ مُسَلِّمًا عَلَى الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ مَعَهُ، وَصَالِحِي الْجِنِّ الْحَاضِرِينَ وَغَيْرِهِمْ، وَقَالُوا: إنَّ الْجِنَّ مُكَلَّفُونَ بِمَا كُلِّفْنَا بِهِ، وَمُقْتَضَاهُ أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِمُ الرَّدُّ، وَلَا يَخْرُجُونَ عَنْهُ إلَّا بِالْإِسْمَاعِ، وَلَمْ أَرَ حُكْمَهُ، وَقَدْ يُقَالُ: إنَّهُمْ أُمِرُوا بِالِاسْتِتَارِ عَنْ أَعْيُنِ الْإِنْسِ؛ لِعَدَمِ الْأُنْسِ وَالْمُجَانَسَةِ، وَرَدُّهُ ظَاهِرًا مِنْ قَبِيلِ الْإِعْلَانِ، فَتَدَبَّرْ، ط. أَقُولُ: لَا نُسَلِّمُ أَنَّ هَذِهِ الصِّيغَةَ مِمَّا يَجِبُ عَلَى سَامِعِهَا الرَّدُّ؛ إذْ لَا خِطَابَ فِيهَا، وَلَيْسَتْ مِنَ الصِّيغَتَيْنِ السَّابِقَتَيْنِ، وَإِلَّا لَوَجَبَ الرَّدُّ أَيْضًا عَلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنَ الْإِنْسِ، وَيَحْتَاجُ إلَى نَقْلٍ صَرِيحٍ، وَالظَّاهِرُ عَدَمُهُ، فَلَا يَجِبُ عَلَى الْجِنِّ بِالْأَوْلَى، بَلْ هِيَ لِمُجَرَّدِ الدُّعَاءِ كَمَا هِيَ فِي التَّشَهُّدِ وَكَمَا فِي الصِّيغَةِ الَّتِي اخْتَارَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ أَبِي يُوسُفَ، كَمَا مَرَّ، تَأَمَّلْ. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

- **عمدۃ القاری:**

وإذا دخل بيتا وليس فيه أحد يسلم، وعن ابن عمر رضي الله عنهما: يستحب إذا لم يكن في البيت أحد أن يقول: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. (باب إفشاء السلام)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

12 محرم الحرام 1442ھ/ یکم ستمبر 2020

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 460:

مسجد میں داخل ہو کر سلام کرنے کا حکم

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

سلام کرتے وقت موقع و محل کی رعایت:

سلام کرنا بڑی ہی فضیلت اور اہمیت والا عمل ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں سلام کرنے اور سلام کو عام کرنے کی بڑی ہی تاکید فرمائی گئی ہے، البتہ اس سے متعلق یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ شریعت نے سلام کرنے کے بھی کچھ حدود اور آداب بیان فرمائے ہیں، اُن حدود اور آداب کی رعایت کے ساتھ ہی سلام کرنا شریعت میں مطلوب اور معتبر ہے، گویا کہ شریعت کی نظر میں سلام کرنا فضیلت اور ثواب والا عمل اُس وقت بن سکتا ہے جب اس کی حدود اور آداب کی رعایت کی جائے، جبکہ ان حدود کی رعایت نہ کرنے کی صورت میں بسااوقات ثواب کی بجائے گناہ ملنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ موقع، محل اور شرعی حدود وآداب کو مدنظر رکھ کر ہی سلام کرنا چاہیے، تب جاکر اس کے فضائل اور فوائد حاصل ہوسکیں گے۔ اس سے ان حضرات کی غلطی معلوم ہوجاتی ہے جو سلام کرتے وقت شرعی حدود وآداب کا لحاظ نہیں رکھتے اور بے موقع وبے محل بھی سلام کردیتے ہیں، ان کا یہ طرزِ عمل قابلِ اصلاح ہے۔

ذیل میں اسی مناسبت سے مسجد میں سلام کرنے کا تفصیلی حکم ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہوکر سلام کرنے کا حکم:

1۔ مسجد میں موجود لوگ اگر نماز، ذکر وتلاوت، دعا یا دیگر عبادات میں مشغول ہوں تو ایسی صورت میں انھیں سلام کرنا درست نہیں، کیوں کہ اس سے اُن کی عبادات میں خلل واقع ہوتا ہے جو کہ ممنوع ہے۔

2۔ مسجد میں جو لوگ کسی عبادت میں مشغول نہ ہوں تو انھیں سلام کرنا درست ہے، البتہ اس قدر مناسب آواز سے سلام کرنا چاہیے کہ جس کی وجہ سے عبادات میں مشغول دیگر لوگوں کی عبادات میں خلل نہ آئے۔ اسی طرح اگر مسجد میں معتکفین حضرات آرام کررہے ہوں تو دیگر لوگوں کو اس قدر بلند آواز سے سلام نہیں کرنا چاہیے کہ معتکفین کے آرام اور نیند میں خلل آئے۔

3۔ اگر مسجد میں کوئی بھی آدمی موجود نہ تو ایسی صورت میں بھی سلام کرنا مستحب اور بہتر ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ: سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔

روایت اور فقہی عبارات

- ردالمحتار علی الدر المختار:

(قَوْلُهُ: وَصَرَّحَ فِي «الضِّيَاءِ» إلَخْ) أَيْ نَقْلًا عَنْ «رَوْضَةِ الزَّنْدَوَسْتِيِّ»، وَذَكَرَ ح عِبَارَتَهُ. وَحَاصِلُهَا: أَنَّهُ يَأْثَمُ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَشْغُولِينَ بِالْخُطْبَةِ أَوِ الصَّلَاةِ أَوْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ أَوِ الْآذَانِ أَوِ الْإِقَامَةِ، وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ الرَّدُّ فِي الْأَوَّلَيْنِ؛ لِأَنَّهُ يُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَالْخُطْبَةَ كَالصَّلَاةِ، وَيَرُدُّونَ فِي الْبَاقِي؛ لِإِمْكَانِ الْجَمْعِ بَيْنَ فَضِيلَتَيِ الرَّدِّ، وَمَا هُمْ فِيهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُؤَدِّيَ إلَى قَطْعِ شَيْءٍ تَجِبُ إعَادَتُهُ. قَالَ ح: وَيُعْلَمُ مِنَ التَّعْلِيلِ الْحُكْمُ فِي بَقِيَّةِ الْمَسَائِلِ الْمَذْكُورَةِ فِي النَّظْمِ. اهـ. قُلْت: لَكِنَّ فِي «الْبَحْرِ» عَنِ «الزَّيْلَعِيِّ» مَا يُخَالِفُهُ فَإِنَّهُ قَالَ: يُكْرَهُ السَّلَامُ عَلَى الْمُصَلِّي، وَالْقَارِئِ، وَالْجَالِسِ لِلْقَضَاءِ أَوِ الْبَحْثِ فِي الْفِقْهِ أَوِ التَّخَلِّي، وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمُ الرَّدُّ؛ لِأَنَّهُ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ. اهـ. وَمُفَادُهُ أَنَّ كُلَّ مَحَلٍّ لَا يُشْرَعُ فِيهِ السَّلَامُ لَا يَجِبُ رَدُّهُ.
مَطْلَبٌ: الْمَوَاضِعُ الَّتِي لَا يَجِبُ فِيهَا رَدُّ السَّلَامِ:
وَفِي «شَرْحِ الشِّرْعَةِ»: صَرَّحَ الْفُقَهَاءُ بِعَدَمِ وُجُوبِ الرَّدِّ فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ: الْقَاضِي إذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ الْخَصْمَانِ، وَالْأُسْتَاذُ الْفَقِيهُ إذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ تِلْمِيذُهُ أَوْ غَيْرُهُ أَوَانَ الدَّرْسِ، وَسَلَامُ السَّائِلِ، وَالْمُشْتَغِلِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَالدُّعَاءِ حَالَ شُغْلِهِ، وَالْجَالِسِينَ فِي الْمَسْجِدِ لِتَسْبِيحٍ أَوْ قِرَاءَةٍ أَوْ ذِكْرٍ حَالَ التَّذْكِيرِ. اهـ. (بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يُكْرَهُ فِيهَا)

- مصنف ابن ابی شیبہ:

٢٦٣٥٣- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ،

قَالَ: يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

- **ردالمحتار:**

وَإِنْ دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَام. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

3 جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/19 دسمبر 2020

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 156:

نماز

کے سلام میں نیّت کرنے کا تفصیلی حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

نماز کے سلام کا فلسفہ:

نماز کے آخر میں جو سلام پھیرا جاتا ہے اس کے دو پہلو اور مقاصد ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ تَحْلِیل:

تحلیل کے معنی ہیں: حلال کرنا، جائز کرنا۔ نماز کے سلام کا ایک مقصد تحلیل بھی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیرِ تحریمہ کی وجہ سے ایسے بہت سے کام حرام اور ممنوع ہو جاتے ہیں جو نماز کے خلاف اور مُنافِی ہوں، کیوں کہ ان کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا کم از کم مکروہ ہو جاتی ہے، پھر جب نماز کے آخر میں سلام پھیر دیا جاتا ہے تو وہ تمام کام دوبارہ حلال اور جائز ہو جاتے ہیں جو نماز کی وجہ سے ممنوع ہو گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تحلیل درحقیقت تحریمہ کے مقابلے میں ہے کہ نماز کے آغاز میں تکبیرِ تحریمہ تحریم کے لیے ہوتی ہے جبکہ نماز کے اختتام پر سلام تحلیل کے لیے ہوتا ہے۔

2۔ تَحِیَّہ:

سلام کا دوسرا مقصد تحیہ ہے، تحیہ کے معنی ہیں: سلام کرنا، سلامتی کی دعا کرنا۔ یہ جو روزمرہ کی زندگی میں مسلمان ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہوتے ہیں اس کو تحیہ ہی کہا جاتا ہے، گویا کہ نماز کے سلام کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ بھی روزمرہ کے سلام ہی کی طرح ایک سلام اور سلامتی کی دعا ہے، اس لیے جس طرح ہم عام زندگی میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں اسی طرح نماز کے سلام میں بھی یہی نیت کرنی چاہیے۔

اس تفصیل سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ بہت سے لوگ اس سے لاعلم ہیں کہ نماز کے سلام میں بھی دوسروں کو سلام کرنے کی نیت کرنی چاہیے۔ ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت نیت کرنے کا حکم:

نماز کے سلام میں چوں کہ ایک پہلو تحِیہ یعنی سلام کرنے کا بھی ہے اس لیے نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت انسانوں، فرشتوں اور نیک جِنّات کی نیت کرنا سنت ہے، یعنی یہ نیت ہونی چاہیے کہ میں ان کو سلام کر رہا

ہوں۔اور یہ ایسی سنت ہے جس سے بہت سے لوگ لاعلم ہیں۔اس کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

امام کے لیے سلام پھیرتے وقت نیت کی تفصیل:

امام دائیں طرف سلام پھیرتے وقت یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو مقتدی، فرشتے اور نیک جِنّات ہیں اُن کو سلام کر رہا ہوں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جِنّات کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

مقتدی کے لیے سلام پھیرتے وقت نیت کی تفصیل:

1۔جماعت کی نماز میں مقتدی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان، فرشتے اور نیک جِنّات ہیں اُن کو سلام کر رہا ہوں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں، فرشتوں اور نیک جِنّات کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

2۔مقتدی چوں کہ امام کی اقتدا میں ہوتا ہے اس لیے مقتدی سلام پھیرتے وقت انسانوں، فرشتوں اور نیک جِنّات کے ساتھ ساتھ امام کی بھی نیت کرے گا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ امام اگر مقتدی کے دائیں جانب ہے تو دائیں جانب سلام پھیرتے وقت امام کی بھی نیت کرے، اور اگر امام مقتدی کے بائیں جانب ہے تو بائیں جانب سلام پھیرتے وقت امام کی بھی نیت کرے، اور اگر مقتدی امام کے بالکل سیدھ میں پیچھے کھڑا ہے تو پھر دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیرتے وقت امام کی بھی نیت کرے۔

3۔جو مقتدی مسبوق ہو یعنی اس سے ایک یا ایک سے زائد رکعات نکل چکی ہوں تو وہ جب امام کے سلام کے بعد اپنی بقیہ نماز مکمل کرلے تو اس میں سلام پھیرتے وقت صرف فرشتوں اور نیک جِنّات کی نیت کرے۔

منفرد کے لیے سلام پھیرتے وقت نیت کی تفصیل:

منفرد یعنی اکیلے نماز ادا کرنے والا شخص دائیں طرف سلام پھیرتے وقت یہ نیت کرے کہ دائیں طرف

جو فرشتے اور نیک جِنّات ہیں اُن کو سلام کر رہا ہوں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں اور نیک جِنّات کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہی حکم عورت کے لیے بھی ہے۔

احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات

- سنن ابی داود:

٦١- عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ».

- سنن ابی داود:

١٠٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

- مستدرک حاکم:

٩٩٥- عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ، وَأَنْ نَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ». هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ إِمَامُ أَهْلِ الشَّامِ فِي عَصْرِهِ إِلَّا أَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ بِمَا وَصَفَهُ أَبُو مُسْهِرٍ مِنْ سُوءِ حِفْظِهِ، وَمِثْلُهُ لَا يَنْزِلُ بِهَذَا الْقَدْرِ.

التعليق من تلخيص الذهبي: صحيح.

- صحیح ابن خزیمہ:

بَابُ رَدِّ الْمَأْمُومِ عَلَى الإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ:

١٧١٠- عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَئِمَّتِنَا وَأَنْ يَرُدَّ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. زَادَ إِبْرَاهِيمُ: قَالَ هَمَّامٌ: يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

- فتاویٰ ہندیہ:

قال الْفَقِيهُ أبو جَعْفَرٍ: الْمُخْتَارُ أَنْ يَنْتَظِرَ إذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عن يَمِينِهِ يُسَلِّمُ الْمُقْتَدِي عن يَمِينِهِ، وإذا فَرَغَ عن يَسَارِهِ يُسَلِّمُ الْمُقْتَدِي عن يَسَارِهِ، كَذَا في «فَتَاوَى قَاضِي خَانْ». وَيَنْوِي من عِنْدَهُ من الْحَفَظَةِ وَالْمُسْلِمِينَ في جَانِبَيْهِ، كَذَا في «الزَّاهِدِيِّ». وَلَا يَنْوِي النِّسَاءَ في زَمَانِنَا، وَلَا من لَا شَرِكَةَ له في صَلَاتِهِ، هو الصَّحِيحُ، كَذَا في «الْهِدَايَةِ». وَالْمُقْتَدِي يَحْتَاجُ إلَى نِيَّةِ الْإِمَامِ مع نِيَّةِ من ذَكَرْنَا فَإِنْ كان الْإِمَامُ في

الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ نَوَاهُ فِيهِمْ، وَإِنْ كان في الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ نَوَاهُ فِيهِمْ، وَإِنْ كان بِحِذَائِهِ نَوَاهُ في الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ: يَنْوِيهِ فِيهِمَا، كَذَا في «الْمُحِيطِ»، وهو رِوَايَةٌ عن أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ، كَذَا في «الْكَافِي»، وفي «الْفَتَاوَى»: هو الصَّحِيحُ، كَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّة». وَالْمُنْفَرِدُ يَنْوِي الْحَفَظَةَ لَا غَيْرُ، وَلَا يَنْوِي في الْمَلَائِكَةِ عَدَدًا مَحْصُورًا، كَذَا في «الْهِدَايَةِ».

(الْفَصْلُ الثَّالِثُ في سُنَنِ الصَّلَاةِ وَآدَابِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا)

- الدرالمختار:

(وَيَنْوِي) الْإِمَامُ بِخِطَابِهِ (السَّلَامَ عَلَى مَنْ فِي يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ) مِمَّنْ مَعَهُ فِي صَلَاتِهِ، وَلَوْ جِنًّا أَوْ نِسَاءً، أَمَّا سَلَامُ التَّشَهُّدِ فَيَعُمُّ؛ لِعَدَمِ الْخِطَابِ (وَالْحَفَظَةُ فِيهِمَا) بِلَا نِيَّةِ عَدَدٍ كَالْإِيمَانِ بِالْأَنْبِيَاءِ .... (وَيَزِيدُ) الْمُؤْتَمُّ (السَّلَامَ عَلَى إمَامِهِ فِي التَّسْلِيمَةِ الْأُولَى إنْ كَانَ) الْإِمَامُ (فِيهَا وَإِلَّا فَفِي الثَّانِيَةِ، وَنَوَاهُ فِيهِمَا لَوْ مُحَاذِيًا، وَيَنْوِي الْمُنْفَرِدُ الْحَفَظَةَ فَقَطْ)، لَمْ يَقُل الْكَتَبَةُ؛ لِيَعُمَّ الْمُمَيِّزَ؛ إذْ لَا كَتَبَةَ مَعَهُ. وَلَعَمْرِي لَقَدْ صَارَ هَذَا كَالشَّرِيعَةِ الْمَنْسُوخَةِ لَا يَكَادُ يَنْوِي أَحَدٌ شَيْئًا إلَّا الْفُقَهَاءُ، وَفِيهِمْ نَظَرٌ.

- ردالمحتار:

(قَوْلُهُ: وَيَنْوِي إلَخْ) أَيْ لِيَكُونَ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ، فَيَنْوِي ذَلِكَ كَسَائِرِ السُّنَنِ، وَلِذَا ذَكَرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَنَّهُ إذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ خَارِجَ الصَّلَاةِ يَنْوِي السُّنَّةَ، وَبِهِ انْدَفَعَ مَا أَوْرَدَهُ صَدْرُ الْإِسْلَامِ مِنْ أَنَّهُ لَا حَاجَةَ لِلْإِمَامِ إلَى النِّيَّةِ؛ لِأَنَّهُ يَجْهَرُ وَيُشِيرُ إلَيْهِمْ فَهُوَ فَوْقَ. «مُنْيَةٌ». اهـ «بَحْرٌ» مُلَخَّصًا. وَجْهُ الدَّفْعِ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِن الْإِشَارَةِ إلَيْهِمْ بِالْخِطَابِ حُصُولُ النِّيَّةِ بِإِقَامَةِ الْقُرْبَةِ فَلَا بُدَّ مِنْهَا. أَقُولُ: وَأَيْضًا فَإِنَّ التَّحَلُّلَ مِن الصَّلَاةِ لِمَا وَجَبَ بِالسَّلَامِ كَانَ الْمَقْصُودُ الْأَصْلِيُّ مِنْهُ التَّحَلُّلَ لَا خِطَابَ الْمُصَلِّينَ، فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ الْخِطَابُ مَقْصُودًا أَصَالَةً لَزِمَت النِّيَّةُ لِإِقَامَةِ السُّنَّةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التَّحَلُّلِ الْوَاجِبِ؛ إذْ لَوْلَاهَا لَبَقِيَ السَّلَامُ لِمُجَرَّدِ التَّحَلُّلِ دُونَ التَّحِيَّةِ، فَتَدَبَّرْ. (قَوْلُهُ: السَّلَامَ) مَفْعُولُ «يَنْوِي» وَهُوَ اسْمُ مَصْدَرٍ بِمَعْنَى التَّسْلِيمِ. (قَوْلُهُ: مِمَّنْ مَعَهُ فِي صَلَاتِهِ) هَذَا قَوْلُ الْجُمْهُورِ، وَقِيلَ: مَنْ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَقِيلَ: إنَّهُ يَعُمُّ كَسَلَامِ التَّشَهُّدِ. «حلْبَةٌ». (قَوْلُهُ: أَوْ نِسَاءً) صَرَّحَ بِهِ مُحَمَّدٌ فِي «الْأَصْلِ»، وَمَا فِي كَثِيرٍ مِن الْكُتُبِ مِنْ أَنَّهُ لَا يَنْوِيهِنَّ فِي زَمَانِنَا مَبْنِيٌّ عَلَى عَدَمِ حُضُورِهِنَّ الْجَمَاعَةَ، فَلَا مُخَالَفَةَ بَيْنَهُمَا؛ لِأَنَّ الْمَدَارَ عَلَى الْحُضُورِ وَعَدَمِهِ، حَتَّى لَوْ حَضَرَ خَنَاثَى أَوْ صِبْيَانٌ نَوَاهُمْ أَيْضًا. «حلْبَةٌ» وَ«بَحْرٌ»، لَكِن فِي «النَّهْرِ» أَنَّهُ لَا يَنْوِي النِّسَاءَ وَإِنْ حَضَرْنَ؛ لِكَرَاهَةِ حُضُورِهِنَّ. (قَوْلُهُ: فَيَعُمُّ إلَخْ) وَلِذَا وَرَدَ «إذَا قَالَ الْعَبْدُ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ للهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». (قَوْلُهُ: وَالْحَفَظَةِ) بِالْجَرِّ عَطْفًا عَلَى «مَنْ»، وَلَمْ يَقُل الْكَتَبَةَ؛ لِيَشْمَلَ مَنْ يَحْفَظُ أَعْمَالَ الْمُكَلَّفِ وَهُمُ الْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ، وَمَنْ يَحْفَظُهُ مِن الْجِنِّ وَهُم الْمُعَقِّبَاتُ، وَيَشْمَلُ كُلَّ مُصَلٍّ فَإِنَّ الْمُمَيِّزَ لَا كَتَبَةَ لَهُ، أَفَادَهُ فِي «الْحِلْيَةِ» وَ«الْبَحْرِ»، وَفِيهِ كَلَامٌ يَأْتِي عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ هُنَا فِي الْإِمَامِ وَلَا يَكُونُ صَبِيًّا. (قَوْلُهُ: فِيهِمَا) أَيْ فِي الْيَمِينِ وَالْيَسَارِ. (قَوْلُهُ: بِلَا نِيَّةِ عَدَدٍ) أَيْ لِلِاخْتِلَافِ فِيهِ، فَقِيلَ: مَعَ كُلِّ مُؤْمِنٍ اثْنَانِ، وَقِيلَ: أَرْبَعَةٌ، وَقِيلَ: خَمْسَةٌ، وَقِيلَ: عَشْرَةٌ، وَقِيلَ: مِائَةٌ وَسِتُّونَ، وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ، وَتَمَامُهُ فِي «شُرُوحِ الْمُنْيَةِ» ...... (قَوْلُهُ: وَيَزِيدُ الْمُؤْتَمُّ إلَخْ) أَيْ يَزِيدُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ نِيَّةِ الْقَوْمِ وَالْحَفَظَةِ نِيَّةَ إمَامِهِ. (قَوْلُهُ: إنْ كَانَ الْإِمَامُ فِيهَا) أَيْ فِي التَّسْلِيمَةِ الْأُولَى: أَيْ فِي جِهَتِهَا. (قَوْلُهُ: وَإِلَّا) صَادَقَ بِالْمُحَاذَاةِ وَلَيْسَتْ مُرَادَةً لِذِكْرِهَا بَعْدُ، «ح». (قَوْلُهُ: إذْ لَا كَتَبَةَ مَعَهُ) أَفَادَ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْحَفَظَةِ حَفَظَةُ ذَاتِهِ مِن الْأَسْوَاءِ لَا حَفَظَةُ الْأَعْمَالِ، وَهُمَا قَوْلَانِ كَمَا مَرَّ، لَكِنَّ الصَّحِيحَ أَنَّ حَسَنَاتِ الصَّبِيِّ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ ثَوَابُ التَّعْلِيمِ، وَلِذَا ذَكَرَ اللَّقَانِيُّ أَنَّهُ تُكْتَبُ حَسَنَاتُهُ، فَمُقْتَضَاهُ أَنَّ لَهُ كَاتِبَ حَسَنَاتٍ. (قَوْلُهُ: وَلَعَمْرِي) قَسَمٌ وَتَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي خُطْبَةِ الْكِتَابِ. (قَوْلُهُ: هَذَا) أَيْ مَا ذَكَرَهُ مِن النِّيَّةِ. وَفِي «الْحِلْيَةِ» عَنْ صَدْرِ الْإِسْلَامِ: هَذَا شَيْءٌ تَرَكَهُ جَمِيعُ النَّاسِ؛ لِأَنَّهُ قَلَّمَا يَنْوِي أَحَدٌ شَيْئًا. قَالَ فِي «غَايَةِ الْبَيَانِ»: وَهَذَا حَقٌّ؛ لِأَنَّ النِّيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ صَارَتْ كَالشَّرِيعَةِ الْمَنْسُوخَةِ، وَلِهَذَا لَوْ سَأَلْت أُلُوفَ أُلُوفٍ مِن النَّاسِ: أَيَّ شَيْءٍ نَوَيْت بِسَلَامِك لَا يَكَادُ يُجِيبُ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِمَا فِيهِ طَائِلٌ إلَّا الْفُقَهَاءُ، وَفِيهِمْ نَظَرٌ. اهـ. (كتاب الصلاة باب صفة الصلاة)

- **الموسوعة الفقهية الكويتية:**

وَأَكْمَلُهُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، يَمِينًا وَشِمَالًا مُلْتَفِتًا فِي الْأُولَى حَتَّى يُرَى خَدُّهُ الأَيْمَنُ، وَفِي الثَّانِيَةِ حَتَّى يُرَى خَدُّهُ الأَيْسَرُ، نَاوِيًا السَّلَامَ عَمَّنْ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ مِنْ مَلَائِكَةٍ وَإِنْسٍ وَصَالِحِ الْجِنِّ. وَيَنْوِي الإِمَامُ أَيْضًا -زِيَادَةً عَلَى مَا سَبَقَ- السَّلَامَ عَلَى الْمُقْتَدِينَ، وَهُمْ يَنْوُونَ الرَّدَّ عَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَنْوِيهِ الْمُقْتَدُونَ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ بِالتَّسْلِيمَةِ الثَّانِيَةِ، وَعَنْ يَسَارِهِ بِالتَّسْلِيمَةِ الأُولَى. وَلِحَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُول اللهِ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الإِمَامِ، وَأَنْ نَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. (التَّسْلِيمُ لِلْخُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ)

- **حلبی صغیر:**

(وينوي) في خطابه بـ«عليكم» (بالتسليمة الأولى من هو عن يمينه من الملائكة والمؤمنين)

المشاركين له في صلاته دون غيرهم، (و) يفعل في السلام (عن يساره مثل ذلك) أي يقول: السلام عليكم ورحمة الله، وينوي به من هو عن يساره من الملائكة والمؤمنين، والتسليمة الأولى للتحية والخروج من الصلاة، والثانية للتسوية بين القوم في التحية. (فصل في صفة الصلاة)

- *بدائع الصنائع*:

وَمِنْهَا: أَنْ يَنْوِيَ من يُخَاطِبُهُ بِالتَّسْلِيمِ؛ لِأَنَّ خِطَابَ من لَا يَنْوِي خِطَابَهُ لَغْوٌ وَسَفَهٌ، ثُمَّ لَا يَخْلُو إمَّا إنْ كان إمَامًا أو مُنْفَرِدًا أو مُقْتَدِيًا، فَإِنْ كان إمَامًا يَنْوِي بِالتَّسْلِيمَةِ الْأُولَى من على يَمِينِهِ من الْحَفَظَةِ وَالرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَبِالتَّسْلِيمَةِ الثَّانِيَةِ من على يَسَارِهِ منهم ...... ثُمَّ اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ في كَيْفِيَّةِ نِيَّةِ الْحَفَظَةِ قال بَعْضُهُمْ: يَنْوِي الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ وَاحِدًا عن يَمِينِهِ وَوَاحِدًا عن يَسَارِهِ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَنْوِي الْحَفَظَةَ عن يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَلَا يَنْوِي عَدَدًا؛ لِأَنَّ ذلك لَا يُعْرَفُ بِطَرِيقِ الْإِحَاطَةِ، وَكَذَا اخْتَلَفُوا في كَيْفِيَّةِ نِيَّةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قال بَعْضُهُمْ: يَنْوِي من كان معه في الصَّلَاةِ من الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَا غَيْرُ، وكان الْحَاكِمُ الشَّهِيدُ يقول: يَنْوِي جَمِيعَ رِجَالِ الْعَالَمِ وَنِسَائِهِمْ من الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ؛ لِأَنَّ التَّسْلِيمَ خِطَابٌ، وَخِطَابُ الْغَائِبِ مِمَّنْ لَا يَبْقَى خِطَابُهُ، وَلَيْسَ بِخَيْرٍ من خِطَابِ من يَبْقَى خِطَابُهُ غَيْرُ صَحِيحٍ. وَإِنْ كان مُنْفَرِدًا فَعَلَى قَوْلِ الْأَوَّلِينَ يَنْوِي الْحِفْظَةَ لَا غير، وَعَلَى قَوْلِ الْحَاكِمِ يَنْوِي الْحِفْظَةَ وَجَمِيعَ الْبَشَرِ من أَهْلِ الْإِيمَانِ. وَأَمَّا الْمُقْتَدِي فَيَنْوِي ما يَنْوِي الْإِمَامُ، وَيَنْوِي الإمام أَيْضًا إنْ كان على يَمِينِ الْإِمَامِ يَنْوِيهِ في يَسَارِهِ، وَإِنْ كان على يَسَارِهِ يَنْوِيهِ في يَمِينِهِ، وَإِنْ كان بِحِذَائِهِ فَعِنْدَ أبي يُوسُفَ: يَنْوِيهِ في يَمِينِهِ، وَهَكَذَا ذُكِرَ في بَعْضِ نُسَخِ «الْجَامِعِ الصَّغِيرِ»؛ لِأَنَّ لِلْيَمِينِ فَضْلًا على الْيَسَارِ، وَرَوَى الْحَسَنُ عن أبي حَنِيفَةَ أَنَّهُ يَنْوِيهِ في الْجَانِبَيْنِ جميعا، وَهَكَذَا ذُكِرَ في بَعْضِ نُسَخِ «الْجَامِعِ الصَّغِيرِ»، وهو قَوْلُ مُحَمَّدٍ؛ لِأَنَّ يَمِينَ الْإِمَامِ عن يَمِينِ الْمُقْتَدِي وَيَسَارَهُ عن يَسَارِهِ فَكَانَ له حَظٌّ في الْجَانِبَيْنِ فَيَنْوِيهِ في التَّسْلِيمَتَيْنِ، وَاللهُ أَعْلَمُ. (سنن الصلاة)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

24 جُمادیٰ الثانیہ 1441ھ/19 فروری 2020